Date:29/10/2025

Dr.Ahtesam Alam
Asst. Professor
Department of Urdu
K.P College , Murliganj , Madhepura

Mir Taki Mir

میر تقی میر

میر کی زندگی کے بارے میں معلومات کا بنیادی وسیلہ ان کی سوانح عمری *ذکر میر* ہے ، جو لکھنؤ میں اپنے بچپن سے لے کر اپنے رہائش کے آغاز تک کے عرصے پر محیط ہے ۔ [2] تاہم ، کہا جاتا ہے کہ اس سے کہیں زیادہ انکشاف کیا جاتا ہے ،[3] ایسے مادے کے ساتھ جو مابعد یا تاریخی تسلسل میں پیش نہیں کیا جاتا ہے۔ لہذا ، میر کی زندگی کی بہت سی 'حقیقی تفصیلات' قیاس آرائوں کا مسئلہ بنی ہوئی ہیں۔

اور کی طرف سے *Akbarabad* ، بھارت (اس وقت کہا جاتا آگرہ میر میں پیدا ہوا تھا ریاست کو حجاز اپنے دادا سے ہجرت کی تھی [1] (اگست یا فروری 1723. میں مغلوں حکومت حیات کی تشکیل بنیادی طور پر ان کے life ان کے فلسف .یا آگرہ پھر Akbarabad حیدرآباد والد میر عبد اللہ نے کی ، جس کی ایک بڑی پیروی والے ایک مذہبی آدمی تھے ، جس کی محبت کی اہمیت اور شفقت کی قدر پر پوری زندگی میر کے ساتھ رہی اور اس نے ان کی شاعری کو دہلی روانہ میر آگرہ سے میر کے والد کا انتقال اس وقت ہوا جب شاعر نو عمر تھا۔ رنگین بنایا۔ ہواوالد کی وفات کے کچھ سال بعد ، اپنی تعلیم ختم کرنے اور ایسے سرپرستوں کی تلاش کے لئے جنہوں نے انہیں مالی مدد کی پیش کش کی (میر کے متعدد سرپرست اور ان کے ساتھ ان کے [4] [5] ۔(نے بیان کیا ہے سی ایم نعیم تعلقات کو ان کے مترجم

(ہیں چھلکتے لمبی داستانوں کی نظموں کو جوڑے میں) *مسنویوں* کچھ اسکالرز میر کی دو میر کا وژن") ، جو پہلے شخص میں ") *میر خدابخال* محبت کے مراحل) اور) *عشق is معاشق* ، لیکن یہ بات قطعی طور پر [] ، میر کے ابتدائی عشقیہ امور سے متاثر ، سمجھے لکھے گئے واضح نہیں ہے کہ ایک شاعر کے جذباتی عشقیہ تعلقات اور جنون میں نزول کے یہ بیانات کتنے خاص طور پر ، جیسا کہ فرانسس ڈبلیو پرچیٹ نے بتایا ہے کہ ، ان مسنویوں سے خودکشی ہیں۔ میر کی تیز رفتار تصویر اندلیب شدانی کی تیار کردہ تصویر کے خلاف ہی ہونی چاہئے ، جس کی انکوائری میں ایک بہت ہی مختلف شاعر کی تجویز پیش کی گئی ہے ، جسے ان کی آیت میں بے بنیاد شہوانی پسندی کو دیا گیا ہے۔ [7]

اس *کچھا چیلان* اس وقت پرانی دہلی میں ۔ گزرا میں دہلی مغل میر نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ، بعد جانب سے ہر سال 1748 سے دہلی کی بوری کے احمد شاہ ابدالی کی تاہم ، کا خطاب تھا۔ اپنی پیاری دہلی کی لوٹ مار ۔ دربار میں چلا گیا اسف الدولہ کے میں لکھنؤ حاکم کی دعوت پر وہ کا مشاہدہ کرنے سے غمزدہ ، اس نے اپنے کچھ جوڑے کے ذریعے اپنے جذبات کو جنم دیا۔ [5]

کیا بود و باش پوچھے ہو پورب کے ساکنو
ہم کو غریب جان کے ہنس ہنس پکار کے
دلی جو ایک شہر تھا عالم میں انتخاب
رہتے تھے منتخب ہی جہاں روزگار کے
جس کو فلک نے لوٹ کے ویران کر دیا
ہم رہنے والے ہیں اسی اجڑے دیار کے

اگرچہ اسف میر 1782 میں لکھنؤ ہجرت کر گیا اور اپنی باقی زندگی کے لئے وہیں مقیم رہا۔ الدولہ کے ذریعہ ان کا خیرمقدم خیرمقدم کیا گیا ، لیکن انھوں نے پایا کہ لکھنؤ کے درباریوں نے

انہیں پرانے زمانے میں سمجھا ہے (میر ، بدلے میں ، لکھنؤ کی نئی شاعری کی توہین کرتے تھے
کے کام کو مسترد کرتے ہوئے) محض 'بوسہ لینا اور پیار ur، اور انہوں نے شاعر جور
اس کے سرپرست کے ساتھ میر کے تعلقات بتدریج کشیدگی کے ساتھ بڑھتے گئے اور لگانا').
ان کے آخری سالوں میں میر بہت الگ بالآخر اس نے عدالت سے اپنے تعلقات منقطع کردیئے۔
ان کی صحت ناکام ہوگئی ، اور ان کی بیٹی ، بیٹے اور بیوی کی بے وقت موت نے تھلگ تھا۔
انہیں بہت پریشانی کا باعث بنا۔ [8] [5]

اس کی تدفین [modern] [1] مقدار میں ہوا۔ ادویہ کی ان کا انتقال جمعہ ، 21 ستمبر 1810 کو
کی جگہ کو جدید دور میں ہٹا دیا گیا جب اس کی قبر کے اوپر ریلوے پٹڑی بنائی گئی تھی۔ [10]

ادبی زندگی [ترمیم]

پر مشتمل ہے *دیوانوں* چھ پر مشتمل *دوہلوں* 585□13 ، جن میں ت*کلیا*at ان کی مکمل تصنیفات ،
، *مستزاد* ، *روبائی* ، *قصیدہ* ، *مسنوی* ، *غزل* :، جس میں ہر طرح کی شاعرانہ شکلیں شامل ہیں
، ان میں سے *مربوط ہے۔ ای میر* پر *غزلوں* میں *کلیات* ان کی میر کی ادبی ساکھ [1] طنز وغیرہ۔
ادب کے عشق) اردو ادب کی ایک) *معلمت عشق* *مسنوی* ان کا بیشتر محبت کے موضوعات پر۔
سب سے بڑی مشہور نظم ہے۔ [7]

میر ایک ایسے وقت میں رہتے تھے جب اردو زبان اور شاعری ایک ابتدائی مرحلے پر تھی۔ اور
میر کے فطری جمالیاتی احساس نے اسے دیسی اظہار اور فارسی کی نقش نگاری اور محاورہ
سے آنے والی نئی افزودگی کے مابین توازن قائم کرنے میں مدد کی ، تاکہ نئی اشرافیہ کی زبان
اپنے آبائی ہندوستانی پر اپنی زبان کو اکساتے ۔ *ہندوئ* یا نام سے جانا جاتا ہے۔ *ریختہ* کے کو
ہوئے ، اس نے اسے فارسی کے فصاحت اور محاورہ پر مشتمل چھڑکاؤ کے ساتھ خمیر کیا ، اور
ایک شاعرانہ زبان کو ایک ہی وقت میں آسان ، فطری اور خوبصورت بنا دیا ، جو آئندہ شعراء کی
نسلوں کی رہنمائی کے لئے تھا۔ [7]

نے اس کے ساتھ ہی سابقہ دھچکے (بشمول [together] اس کے کنبہ کے ممبروں کی موت ،
دہلی کے تکلیف دہ مراحل سمیت) میر کی تحریر کو بہت مضبوط راہ فراہم کی تھی - اور واقعتا
میر اس کی علامت اور خلوص کی شاعری کے لئے مشہور ہیں۔ [7]

میر اور مرزا غالب [ترمیم]

مرزا میر کا مشہور ہم عصر ، جو اردو زبان میں کوئی ناقابلِ تلافی شہرت رکھتے تھے ، بھی
غالب غالب سے کیا میر تقی میر کا اکثر مقابلہ اردو کے بعد کے اردو شاعر ، - رفیع سعود تھا
میر کی بالادستی پر بحث Mir اردو شاعری سے محبت کرنے والے اکثر غالب کی غالبا - جاتا تھا
واضح رہے کہ غالب نے اپنے کچھ جوڑے کے ذریعہ خود اعتراف کرتے ہیں یا اس کے برعکس۔
اس معاملے پر مرزا غالب ایک باصلاحیت فرد تھا جو عزت کا مستحق تھا۔ a کیا تھا کہ میر واقعتا
کے دو جوڑے یہ ہیں۔ [1]

Reekhta ke تم Hī āstād nahīṅ ہو ibhhlib *kehte haiṅ agle zamāne meṅ koī m br bhī thā*	واحد مالک نہیں ریختہ کے آپ ، غالب ہیں کہتے ہیں کہ ماضی میں میر ہوتا تھا

- مرزا غالب

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے باقاؤل　　　　کے الفاظ پر یقین ہے ikhیہ میرا نصر !غالب [11]

وہ جو میر پر قسم نہیں کھاتا ہے ، وہ خود بھی غیر واقف ہے!

ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو موقتد میر
میر نہیں

- [مرزا غالب](#)

غالب اور ذوق ہم عصری حریف تھے لیکن ان دونوں نے میر کی برتری کو مانا اور اپنی شاعری میں بھی میر کی برتری کا اعتراف کیا۔ [1]

مشہور جوڑا [[ترمیم](#)]

اس کے کچھ بے عیب جوڑے یہ ہیں:

میری زندگی ایک بلبل کی طرح ہے یہ دنیا ایک سراب کی طرح ہے

ہستی آپی حبیب کی سی ہے
یہ نامیش ایک سراب کی سی ہے [12]

وہ اس طرح نمودار ہوئی کہ میں اپنے آپ کو کھو بیٹھا اور اس کے ساتھ اپنا 'خود'
چھین کر چلا گیا اس کی جھلک نے مجھے بے حس کردیا اور وہ مجھ سے علیحدگی اختیار کرکے چلی گئی

دیکھے دیئے یون کی باتود کیا کیا
ہمین آپ سی بھی جوڈا کرو چلے

میر خدا کے ساتھ ۔ **میر کی نظم کا موضوع عورتوں کا نہیں خدا کا ہے** اعلی روحانی سطح پر ، جب انسان اپنے آپ کو انسان کے سامنے ظاہر کرتا ہے تو وہ انسان کے تعامل کی بات کرتا ہے۔ انسان پر پڑنے والے اثرات پر غور کرتا ہے۔

جب میں نے آپ (خدا) کو دیکھا تو میں نے خود کا
سارا احساس کھو دیا
میں اپنی شناخت بھول گیا

دیکھے دیئے یون کے
بیکود کیا کیا ہمن آپ سی بھی
جوڈا کرو چلے

آسمان کس دل کی بیماری سے دوچار ہے؟
ایک عنبر طلوع فجر کے وقت اٹھتا ہے

گور کس دلجلے کیا ہے تم فلک؟
شُولہ ایک سباح یہان سی اوتہ ہے

میری آنکھ سے ، جب آنسو نہیں گرتا؟
خون نہیں گرتا جب گرتا ہے

اشک آنکھیں میں کب نہیں آرہا؟
لاہو آتا ہے جب نہیں آتا

بے غرضی مجھے کہاں لے گیا ہے
میں جب تک کے لئے اپنے آپ کے لئے انتظار کر رہا ہوں

بیخودی لی گئ کہان ہمکو ،
دیر سی انتزار ہے اپنا

یہ پیار کا آغاز ہے ، آپ کیوں
انتظار کرتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ معاملات
کی نقاب کشائی کیسے ہوتی ہے

ابتداء عشق ہے
روتا ہے کیا ہے آجے دیکھے
ہوتی ہے ہے کیا [1]

ایک کتاب کے ساتھ شروع ہوا ، ایک ریکارڈ کے ساتھ اختتام

ہ ، لکھے گیے aختے روق دفتر

پذیر ہوا کہ کس طرح شوق سے سارا معاملہ بڑھ گیا | *شوق نہ بات کیا برہائی ہے*

قابل دیدی میرے دل کی دھڑکن ہے | *دیدانی ہے شکستگی دل کی*
کیا ہوا ہے غمزدہ جو ایک قلعے نے | *کیا امامتات گامون نہ ڈھائی ہے*

اے میر ، میں مرنے کے بعد وہ میری قبر پر آیا | *بعید مارے میری قبر پی آیا وا 'میر' یاد آیا*
بعد ایک دوا مرنے کے میرے مسیحا نے میرے کا سوچ | *صرف عیسی کو دعو صرف بعاد* [1]

، ذکر میر ہے میر کی زندگی کے بارے میں معلومات کا بنیادی وسیلہ ان کی سوانح عمری میں اپنے بچپن سے لے کر اپنے رہائش کے آغاز تک کے عرصے پر محیط لکھنؤ جو مادے کے ساتھ ایسے [3] تاہم ، کہا جاتا ہے کہ اس سے کہیں زیادہ انکشاف کیا جاتا ہے ، [2] ۔ ہے لہذا ، میر کی زندگی کی بہت سی 'حقیقی جو مابعد یا تاریخی تسلسل میں پیش نہیں کیا جاتا ہے۔ تفصیلات' قیاس آرائوں کا مسئلہ بنی ہوئی ہیں۔

اور کی طرف سے *Akbarabad* ، بھارت (اس وقت کہا جاتا آگرہ میر میں پیدا ہوا تھا ریاست کو حجاز اپنے دادا سے ہجرت کی تھی [1] (اگست یا فروری 1723. میں مغلوں حکومت حیات کی تشکیل بنیادی طور پر ان کے life ان کے فلسف .یا آگرہ پھر Akbarabad حیدرآباد والد میر عبد اللہ نے کی ، جس کی ایک بڑی پیروی والے ایک مذہبی آدمی تھے ، جس کی محبت کی اہمیت اور شفقت کی قدر پر پوری زندگی میر کے ساتھ رہی اور اس نے ان کی شاعری کو رنگین بنایا۔ میر آگرہ سے میر کے والد کا انتقال اس وقت ہوا جب شاعر نو عمر تھا۔ دہلی روانہ ہواوالد کی وفات کے کچھ سال بعد ، اپنی تعلیم ختم کرنے اور ایسے سرپرستوں کی تلاش کے لئے جنہوں نے انہیں مالی مدد کی پیش کش کی (میر کے متعدد سرپرست اور ان کے ساتھ ان کے تعلقات کو ان کے مترجم سی ایم نعیم نے بیان کیا ہے)۔ [4] [5]

(ہیں چھلکتے لمبی داستانوں کی نظموں کو جوڑے میں) *مسنویوں* کچھ اسکالرز میر کی دو میر کا وژن") ، جو پہلے شخص میں " *میر خدابخال* محبت کے مراحل) اور) عشق *is* *معاشق* ، لیکن یہ بات قطعی طور پر [1] ، میر کے ابتدائی عشقیہ امور سے متاثر ، سمجھے لکھے گئے واضح نہیں ہے کہ ایک شاعر کے جذباتی عشقیہ تعلقات اور جنون میں نزول کے یہ بیانات کتنے خاص طور پر ، جیسا کہ فرانسس ڈبلیو پرچیٹ نے بتایا ہے کہ ، ان مسنویوں سے خودکشی ہیں۔ میر کی تیز رفتار تصویر اندلیب شدانی کی تیار کردہ تصویر کے خلاف ہی ہونی چاہئے ، جس کی انکوائری میں ایک بہت ہی مختلف شاعر کی تجویز پیش کی گئی ہے ، جسے ان کی آیت میں بے بنیاد شہوانی پسندی کو دیا گیا ہے۔ [7]

اس کچھا *چیلان* اس وقت پرانی دہلی میں ۔ گزرا میں دہلی مغل میر نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ، بعد جانب سے ہر سال 1748 سے دہلی کی بوری کے احمد شاہ ابدالی کی تاہم ، کا خطاب تھا۔ اپنی پیاری دہلی کی لوٹ مار ۔ دربار میں چلا گیا اسف الدولہ کے میں لکھنؤ حاکم کی دعوت پر وہ [5] کا مشاہدہ کرنے سے غمزدہ ، اس نے اپنے کچھ جوڑے کے ذریعے اپنے جذبات کو جنم دیا۔

کیا بود و باش پوچھے ہو پورب کے ساکنو
ہم کو غریب جان کے ہنس ہنس پکار کے
دلی جو ایک شہر تھا عالم میں انتداب
رہتے تھے منتخب ہی جہاں روزگار کے

جس کو فلک نے لوٹ کے ویران کر دیا
ہم رہنے والے ہیں اسی اجڑے دیار کے

اگرچہ اسف میر 1782 میں لکھنؤ ہجرت کر گیا اور اپنی باقی زندگی کے لئے وہیں مقیم رہا۔ الدولہ کے ذریعہ ان کا خیرمقدم خیرمقدم کیا گیا ، لیکن انھوں نے پایا کہ لکھنؤ کے درباریوں نے انہیں پرانے زمانے میں سمجھا ہے (میر ، بدلے میں ، لکھنؤ کی نئی شاعری کی توہین کرتے تھے کے کام کو مسترد کرتے ہوئے) محض 'بوسہ لینا اور پیار ur، اور انہوں نے شاعر جور اس کے سرپرست کے ساتھ میر کے تعلقات بتدریج کشیدگی کے ساتھ بڑھتے گئے اور لگانا')۔ ان کے آخری سالوں میں میر بہت الگ بالآخر اس نے عدالت سے اپنے تعلقات منقطع کردیئے۔ ان کی صحت ناکام ہوگئی ، اور ان کی بیٹی ، بیٹے اور بیوی کی بے وقت موت نے تھلگ تھا۔ انہیں بہت پریشانی کا باعث بنا۔ [8] [5]

اس کی تدفین [modern] مقدار میں ہوا۔ [1] ادویہ کی ان کا انتقال جمعہ ، 21 ستمبر 1810 کو کی جگہ کو جدید دور میں ہٹا دیا گیا جب اس کی قبر کے اوپر ریلوے پٹڑی بنائی گئی تھی۔ [10]

ادبی زندگی [ترمیم]

پر مشتمل ہے *دیوانوں* چھ پر مشتمل *دوپلوں* 585 13 ، جن میں ت*at کلیا* ان کی مکمل تصنیفات ، ، *مستزاد* ، *روبائی* ، *قصیدہ* ، *مسنوی* ، *غزل* :، جس میں ہر طرح کی شاعرانہ شکلیں شامل ہیں ، ان میں سے *مربوط ہے۔ ای میر* پر *غزلوں* میں*کلیات* ان کی میر کی ادبی ساکھ [1] طنز وغیرہ۔ ادب کے عشق) اردو ادب کی ایک) *معلمت عشق* مسنوی ان کا بیشتر محبت کے موضوعات پر۔ سب سے بڑی مشہور نظم ہے۔ [7]

میر ایک ایسے وقت میں رہتے تھے جب اردو زبان اور شاعری ایک ابتدائی مرحلے پر تھی۔ اور میر کے فطری جمالیاتی احساس نے اسے دیسی اظہار اور فارسی کی نقش نگاری اور محاورہ سے آنے والی نئی افزودگی کے مابین توازن قائم کرنے میں مدد کی ، تاکہ نئی اشرافیہ کی زبان اپنے آبائی ہندوستانی پر اپنی زبان کو اکساتے ۔*ہندوئ* یا نام سے جانا جاتا ہے۔*ریختہ* کے کو ہوئے ، اس نے اسے فارسی کے فصاحت اور محاورہ پر مشتمل چھڑکاؤ کے ساتھ خمیر کیا ، اور ایک شاعرانہ زبان کو ایک ہی وقت میں آسان ، فطری اور خوبصورت بنا دیا ، جو آئندہ شعراء کی نسلوں کی رہنمائی کے لئے تھا۔ [7]

نے اس کے ساتھ ہی سابقہ دھچکے (بشمول [together] اس کے کنبہ کے ممبروں کی موت ، دہلی کے تکلیف دہ مراحل سمیت) میر کی تحریر کو بہت مضبوط راہ فراہم کی تھی - اور واقعتا میر اس کی علامت اور خلوص کی شاعری کے لئے مشہور ہیں۔ [7]

میر اور مرزا غالب [ترمیم]

مرزا میر کا مشہور ہم عصر ، جو اردو زبان میں کوئی ناقابلِ تلافی شہرت رکھتے تھے ، بھی غالب غالب سے کیا میر تقی میر کا اکثر مقابلہ اردو کے بعد کے اردو شاعر ، ۔ رفیع سعود تھا میر کی بالادستی پر بحث Mir اردو شاعری سے محبت کرنے والے اکثر غالب کی غالبا ۔ جاتا تھا واضح رہے کہ غالب نے اپنے کچھ جوڑے کے ذریعہ خود اعتراف کرتے ہیں یا اس کے برعکس۔ اس معاملے پر مرزا غالب ایک باصلاحیت فرد تھا جو عزت کا مستحق تھا۔ a کیا تھا کہ میر واقعتا کے دو جوڑے یہ ہیں۔ [1]

Reekhta ke تم Hī āstād nahīṅ ہو	واحد مالک نہیں ریختہ کے آپ
ibhhlib	، غالب ہیں
kehte haiṅ agle zamāne meṅ koī m	کہتے ہیں کہ ماضی میں میر ہوتا

br bhī thā تھا

- [مرزا غالب](#)

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے باقاؤل ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو موقتد میر میر نہیں

کے الفاظ پر یقین ہے ikhیہ میرا نصر ! غالب [11]
وہ جو میر پر قسم نہیں کھاتا ہے ، وہ خود بھی غیر واقف ہے!

- [مرزا غالب](#)

غالب اور ذوق ہم عصری حریف تھے لیکن ان دونوں نے میر کی برتری کو مانا اور اپنی شاعری میں بھی میر کی برتری کا اعتراف کیا۔[1]

مشہور جوڑا [[ترمیم](#)]

اس کے کچھ بے عیب جوڑے یہ ہیں:

ہستی آپی حبیب کی سی ہے
یہ نامیش ایک سراب کی سی ہے[12]

میری زندگی ایک بلبل کی
طرح ہے یہ دنیا ایک سراب کی طرح ہے

دیکھے دیئے یون کی باتود کیا کیا
ہمین آپ سی بھی جوڈا کرو چلے

وہ اس طرح نمودار ہوئی کہ میں اپنے آپ کو کھو بیٹھا اور اس کے ساتھ اپنا 'خود'
چھین کر چلا گیا اس کی جھلک نے مجھے بے حس کردیا اور وہ مجھ سے علیحدگی اختیار کرکے چلی گئی

میر خدا کے ساتھ ۔ **میر کی نظم کا موضوع عورتوں کا نہیں خدا کا ہے** اعلی روحانی سطح پر ، جب انسان اپنے آپ کو انسان کے سامنے ظاہر کرتا ہے تو وہ انسان کے تعامل کی بات کرتا ہے۔ انسان پر پڑنے والے اثرات پر غور کرتا ہے۔

دیکھے دیئے یون کے
بیکود کیا کیا ہمن آپ سی بھی
جوڈا کرو چلے

جب میں نے آپ (خدا) کو دیکھا تو میں نے خود کا
سارا احساس کھو دیا
میں اپنی شناخت بھول گیا

گور کس دلجلے کیا ہے تم فلک؟
شولہ ایک سباح یہاں سی اوتہ ہے

آسمان کس دل کی بیماری سے دوچار ہے؟
ایک عنبر طلوع فجر کے وقت اٹھتا ہے

اشک آنکھیں میں کب نہیں آرہا؟
لاہو آتا ہے جب نہیں آتا

میری آنکھ سے ، جب آنسو نہیں گرتا؟
خون نہیں گرتا جب گرتا ہے

بیخودی لی گئ کہاں ہمکو ،
دیر سی انتزار ہے اپنا

بے غرضی مجھے کہاں لے گیا ہے
میں جب تک کے لئے اپنے آپ کے لئے انتظار کر رہا ہوں

ابتداء عشق ہے

یہ پیار کا آغاز ہے ، آپ کیوں

انتظار کرتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ معاملات کی نقاب کشائی کیسے ہوتی ہے	*روٹا ہے کیا ہے آجے دیکھے ہوتی ہے ہے کیا* [1]
ایک کتاب کے ساتھ شروع ہوا ، ایک ریکارڈ کے ساتھ اختتام پذیر ہوا کہ کس طرح شوق سے سارا معاملہ بڑھ گیا	*روق خختے a گیے لکھے ، ہ دفتر* *شوق نہ بات کیا برہائی ہے*
قابل دیدی میرے دل کی دھڑکن ہے کیا ہوا ہے غمزدہ جو ایک قلعے نے	*دیدانی ہے شکستگی دل کی* *کیا امامتات گامون نہ ڈھائی ہے*
اے میر ، میں مرنے کے بعد وہ میری قبر پر آیا بعد ایک دوا مرنے کے میرے مسیحا نے میرے کا سوچ	*بعید مارے میری قبر پی آیا وا 'میر' یاد آیا* *صرف عیسی کو دعو صرف بعاد* [1]